انسانی جان کی اہمیت اور اس کا تحفظ (اسلامی تعلیمات کی روشنی میں)

The importance of human life and its protection (in the light of Islamic teachings)

1- **Muhammad Shahid Iqbal**

M.Phil Islamic Studies ,BZU, Multan Pakistan .

Email: muhammadshahidiqbal92@gmail.com

2- **Dr.Makhdoom Muhammad Roshan Siddiqui**

Associate Professor GC University Hyderabad

Email: Drmmr1997@gmail.com

Mujeeb UR Rehman Solangi. Email: msolangi062@gmail.com

Assistant Professor Shah Abdul Latif University Khairpur

To cite this article:

Muhammad Shahid Iqbal, Dr.Makhdoom Muhammad Roshan Siddiqui, Mujeeb UR Rehman Solangi. July – Dec (2023) English

انسانی جان کی اہمیت اور اس کا تحفظ (اسلامی تعلیمات کی روشنی میں)

Al-Bahis Journal of Islamic Sciences Research, *1*(2), 183 – 199. Retrieved from https://brjisr.com/index.php/brjisr/article/view/14

Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)

OPEN ACCESS

انسانی جان کی اہمیت اور اس کا تحفظ (اسلامی تعلیمات کی روشنی میں)

The importance of human life and its protection (in the light of Islamic teachings).

Abstract

The religion of Islam and Sirat Tayyaba ﷺ where the fields and aspects of human service are known, then the working factors and compositional elements in human service are also understood. The meaning remains, and among these elements, service and honor are very important. Service and honor mean Respect each individual, group, race, race, caste and community without distinction, give respect and fulfill their needs, do not treat them as inferior and despise them, because Allah Almighty has made every human being respectable. He declared the protection of life and property of every human being in the service of humanity as the basis of religion, the killing of one human being as the killing of the entire humanity, encouraged to plant trees to provide a peaceful environment for flourishing humanity so that humanity can survive. He declared fulfilling the needs of the orphans, the poor and the needy as the fulfillment of religion, and he liked to treat the widows well. The news of Paradise has been announced for saving humanity from hunger and poverty. Therefore, the concept of Islam is to serve humanity first, without any distinction of color, race, caste or community. Therefore, it is necessary for Muslims, as human beings, to consider other human beings as creations of Allah and to consider their help and service as the right path, because this is the essence of Islam, the Qur'an and this is the essence of Sirat Tayyaba ﷺ.

Keywords: Human Rights, Protction , Islami Law, Importance , Ethics

کلیدی الفاظ: انسانی حقوق، تحفظ، اسلامی قانون، اہمیت، اخلاقیات،

اسلام ارتقاءِ انسانیت کے قیمتی اصولوں کا پاسدار ہے، سماج میں حقوقِ انسانی کا لحاظ اور اعلیٰ اقدار کا قیام کو اسلامی تعلیمات میں بنیادی حیثیت دی گئی ہے، اسی وجہ سے اسلام نے جن موضوعات پر تفصیلی بحث کی ہے ان میں خدمت انسانیت کو نہایت اہمیت حاصل ہے، قرآن کریم میں وارد دو اہم باتوں میں سے ایک یہ ہے کہ انسان کا اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط اور مستحکم ہو، اور اللہ ہی کو اپنا معبود حقیقی تسلیم کرے اور دوسرا اس کی مخلوق یعنی انسانوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آئے، حقداروں کو ان کا حق پہنچائے، والدین، رشتہ دار، پڑوسیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے، یتیموں مسکینوں، مسافروں اور حاجتمندوں کی ضرورتوں کا خیال رکھے

انسان صرف ایک اصول ہی اپنالے تو میرے خیال میں انسان ہر قسم کے معاشرتی، تمدنی، سیاسی خانگی زندگی کے فساد ختم ہو سکتے ہیں۔ اگر انسان صرف یہ سوچ لے کے اگر ان معاملات میں اگر وہ اس کی جگہ پر ہوتا تو کیسے سلوک کرتا؟ اگر یہ معاملہ وسلوک متوقع رکھتے ہوئے جو تم چاہتے ہو وہی اگر دوسروں کے لئے بھی وہی سوچ رکھو تو اس طرح حقوق العباد کی بھی پامالی نہیں ہو گی۔

اسلامی تعلیم کے مطابق انسانی مساوات میں سب انسان برابر ہے کوئی بھی اپنی مال ودولت ،اپنے نسب وخاندان کے باعث تفاخر نہ کرے۔ ۔

فسق وقتال کی ممانعت زبان کا استعمال۔ زبان کے احسن استعمال اور حفاظتِ لسان پر قرآن وحدیث میں بہت زور دیا گیا ہے، کیونکہ زبان ایک ایسا عضو ہے ،جس کے بعض اوقات غلط استعمال سے کئی گناسرزد ہوتے ہیں اور معاشرے میں اس سے فتنہ وفساد بھی پھیلتا ہے۔انسان زبان سے جو بھی تلفظ کرتا ہے تو اسے اللہ پاک کی جانب سے مقرر کردہ فرشتے بندے کے نامہ اعمال میں درج کردیتے ہیں۔

انسان جو کچھ بولتا ہے اس کے پاس ایک محافظ تیار ہوتا ہے۔"(ق)"

اس لئے انسان کو اپنی زبان کے استعمال میں بہت محتاط رویہ اختیار کرنا چاہیے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"اللہ تعالی اور یوم آخر پر ایمان رکھنے والے شخص کو چاہیے کہ وہ بات کرے تو اچھی؛ ورنہ خاموش رہے۔"(متفق علیہ)

لغو ولایعنی باتوں سے پرہیز: معاشرے میں ایک مسلمان کی پہچان یہ ہے کہ وہ ایسی باتوں سے کوئی تعلق نہ رکھے جو بے غرض و بے مقصد ہوں اور اللہ تعالیٰ "کی یاد سے غافل کردینے والی ہوں اور ان سے اخروی فلاح حاصل ہونے کی کوئی توقع نہ ہو۔(ترمذی)

زبان سے ایذاءرسانی۔ اسلام امن وسلامتی کا دین ہے،ایمان کے بعد حسن کو بہترین نیکی قرار دیا گیا ہے ساتھ اس کے کہ اسلام اذیت ستانی سے بھی منع کرتا ہے۔حضور ﷺ نے فرمایا:"شرک کے مابعد بدترین گناہ ایذاءرسانی ہے،دوسروں کو ایذاء پہچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ زبان بھی ہے۔"(متفق علیہ)

"**فحش گوئی سے پرہیز:** اچھی اور بامقصد گفتگو انسانی شخصیت کا آئینہ ہوتی ہے مومن ایک پاکیزہ مزاج و اچھی سیرت و کردار کا مالک ہوتا ہے۔اس کی طبیعت بیہودہ باتوں اور یاوہ گوئی سے لگاؤ نہیں لگاتی اس لئے کہ فحش گو اور ایمان ایک ساتھ نہیں چل سکتے۔حضور ﷺ کا ارشاد ہے:"جو شخص فحش گوئی سے کام لیتا ہے گویا وہ اللہ تعالی پر ایمان نہیں رکھتا۔"

گالی دینا فسق ہے: مسلمانوں کو ایک دوسرے کا بھائی بھائی قرار دیا ہے اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون وخیر خواہی کے ساتھ پیش آنے کی تلقین کی ہے تمام مسلمانوں پر ایک دوسرے کی عزت وتکریم لازم قرار دی گئی ہے۔دوسروں کو گالی دینا مسلمانوں کی تذلیل وتحقیر اور اس کی دل آزاری کا باعث بنتی ہے اور اس سے معاشرے میں فتنہ وفساد کی راہ بھی کھلتی ہے۔گالی دینا صریح فحش کلامی ہے اس بنا پر اس فعل کو حرام اور فسق قرار دیا گیا ہے۔ایک اچھے مسلمان کا اللہ کی نافرمانی کرنا انتہائی افسوس کی بات ہے اور یہ کہ وہ اپنی غلط زبان سے فسق میں نام پیدا کرے۔

قتل: زندگی کا ایک اصول ہے کہ انسانی حیات کا تخلیق کار اور مالک ذات باری تعالی ہے۔وہی واحد ذات ہے جس کے قبضہ قدرت میں انسانی جان ہے اور وہ جان کا حقیقی مالک ہے۔وہ جب چاہے جان کو واپس لے سکتا ہے۔ہر انسان کو زندگی جینے کا بنیادی حق حاصل ہے اور کسی بھی فرد کو یہ حق نہیں کہ وہ دوسرے شخص کو اس کے سب سے قیمتی حق،یعنی زندگی کے حق سے محروم کردے۔یہاں تک کہ انسان کو اپنی جان لینے کا بھی کوئی حق نہیں ہے۔

دنیا میں نوع انسانی کی بقاء دوسروں کی جان کے احترام پر منحصر ہے۔

اسلام نے تمام انسانوں کو انسانی جان کا احترام سکھایا ہے قتل ناحق کو اس قدر بڑا اور عظیم گناہ قرار دیا ہے کہ کسی شخص کے قتل ناحق کو تمام انسانیت کے قتل کے برابر قرار دیا گیا ہے۔

سورہ النساء "جس نے زمین میں فساد پھیلایا اور کسی جان کو بے گناہ قتل کیا گویا اس نے تمام انسانیت کے قتل ذمیدار ہوا۔[1] "

اسی طرح انسانی جان بچانے کو بھی اتنی بڑی فضیلت قرار دیا گیا ہے کہ ایک انسان کی جان کو بچانے کا عمل پوری انسانیت کو محفوظ بنانے کے معادل سمجھا جا سکتا ہے۔

مومن کے لیے جہنم کی سزا: اسلام میں انسانیت کی جان کے احترام میں ہر مسلمان پر یہ فرض کیا ہے کہ ایک دوسرے کی جان کا احترام کرے اور کسی کو کوئی اجازت نہیں کہ وہ ایک دوسرے کا قتل کرے اگر کوئی مسلمان جان بوجھ کر کسی مسلمان بھائی کا قتل کرتا ہے پس اس کے لئے جزاء جہنم ہے، اور اس پر اللہ کی سخت ناراضگی اور اللہ کی لعنت ہے۔[2]

حدیث شریف میں یہ واضح ہے کہ کسی مسلمان کا قتل کفر کرنے کے برابر ہے جس کی سزا کے طور پر صرف جہنم ہی مقرر ہے۔ ہر مسلمان کے لئی سب سے بڑا حق جان کا احترام کرنا ہے اور اگر کوئی مسلمان قتل کا عمل کرتا ہے تو اس نے دوسرے مسلمان بھائی کا بڑا حق تلف کیا جس میں معافی تلافی کی کوئی گنجائش نہیں۔

مسلمان اپنی زندگی اور دین کے معاملے میں کسی سے بھلائی کی امید رکھ سکتا ہے، پھر اپنے مسلمان بھائی سے بھی اگر کوئی مومن اپنے مسلمان بھائی کو قتل کرتا ہے تو اس سے بڑا کوئی ظلم نہیں اور اس کی سزا بھی ویسی ہو گی۔[3]

جان ومال عزت آبرو کی حفاظت۔ ہر مسلمان کی جان ومال اور عزت قابل احترام ہیں۔ اس لئے اسلامی اخوت کا تقاضا ہے کہ تمام مسلمان ایک دوسرے کے جان ومال، عزت وآبرو کا احترام کیا جائے.

حاجت روائی: ایک مسلمان کا مصیبت کے وقت اپنے مسلمان بھائی کے کام نہ آنا جائز نہیں۔

پردہ پوشی: مسلمان بھائی کا فرض ہے کہ وہ دوسرے مسلمان کی کسی برائی سے آگاہ ہو تو اس کو افشاء نہ کرے۔

غیبت: دوسرے مسلمان بھائی کی غیبت، یعنی اس کی عدم موجودگی میں اس کے عیوب کو زیر بحث لانا، ایک ناپسندیدہ عمل ہے۔ غیبت کو ایک مکروہ فعل سمجھا جاتا ہے، جس کی مثال مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے دی گئی ہے، جو کہ انتہائی قبیح عمل ہے۔

حقیر جاننا: تمام مسلمان بھائی ایک ہی باپ کی اولاد ایک ہی برادری سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ اس لئے دوسروں کو حقیر جاننا اسلامی اخوت کے خلاف ہے۔

صلح وصفائی: اگر وہ بھائی یا دو گروہوں میں جھگڑا ہو جائے تو ان کے درمیان صلح وصفائی کرا دی جائے۔

---

[1] محمد طارق، محمد اطہر، اسلامیات ومطالعہ پاکستان، پبلشرز عظیم اکیڈمی پبلشرز اینڈ بکسیلرز، ص97،98

Muhammad Tariq , Muhammad Athar , Islamiat wa Mutalia Pakistan ,Publisher Azeem Acadmy pg 97,98

[2] ایضاء ص 93

Ibid pg 93

[3] ایضاص99

Ibid pg 99

بغض وحسد سے اجتناب: دوسروں کے مرتبہ ومقام کاناپسند کرنااوران سے چھن جانے کی خواہش پالنابغض وحسد کہلاتاہے۔اس سے باہمی محبت والفت کے جذبات سرد پڑ جاتے ہیں۔اس لئے یہ اخوت کے تقاضوں کے منافی کام ہے۔

تجسس سے پرہیز: تجسس خواہ بدگمانی یابدنیتی پر مبنی ہو منع ہے اگر کسی بھائی کی مشکلات وضروریات کاازالہ مقصد ہے تو یہ اسلامی اخوت کا تقاضا ہے

مذاق کرنا برے القاب دینا: دوسروں کا مذاق اڑانا،انہیں برے القاب سے پکارنا مسلمان کا شیوہ نہیں،اس سے دوسرے مسلمان بھائی کی تذلیل ہوتی ہے۔

مواخات: مواخات کے معنی بھائی بھائی بن جانے کے ہیں۔مدینہ کی طرف ہجرت کے بعد حضور ﷺ نے تمام مسلمانوں کو حضرت انس رضہ کے مکان پر اکٹھاکیااور مہاجرین وانصار کے درمیان بھائی چارے کارشتہ قائم کیا۔مواخات کا یہ رشتہ بالکل حقیقی رشتوں میں بدل گیا،مہاجرین کوانصار کی وراثت میں حصہ ملتا،بعد میں مہاجرین کی حالت سنبھل گئی تووراثت کا حق نسبی رشتوں کو منتقل ہو گیا۔انصار نے اپنی جائیدادوں میں مہاجرین کو حصہ دار بنایا۔مہاجرین وانصار کے درمیان جو سلسلہ مواخات قائم ہوااور جس طرح انصار اور مہاجرین نے اخوت کے تقاضوں کو پورا کیا،اس کی مثال دنیائے تاریخ میں نہیں مل سکتی۔

مسلمان کی جان ومال اور عزت کی حرمت:"کل المسلم علی المسلم حرام عرضہ ومالہ ودمہ"۔(ترمذی)ہر مسلمان کی عزت وآبرو،مال اور خون حرام ہیں۔"

مسلمان ایک عالمگیر برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔مسلمانوں کے درمیان جواخوت ومحبت پائی جاتی ہے وہ دنیاکے کسی اور مذہب میں نہیں پائی جاتی۔قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:"مومن توبس آپس میں بھائی بھائی ہیں"۔[4]

اصلاح معاشرہ کے حقوق

اصلاح معاشرہ کے ضمن میں یہ ضروری ہے کہ لوگوں میں ایک دوسرے کے لئے خلوص پیدا کیا جائے،امیر وغریب کی تفریق کو ختم کرکے انہیں یکساں حقوق دیئے جائیں۔انہیں قتل وغارت اور فساد برپا کرنے سے روکا جائے۔ان کو نیکی کی تلقین کی جائے اور بدی سے روکا جائے کیونکہ نیکی اور تقویٰ انسانی شخصیت کی تشکیل میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں اور ان کی عدم موجودگی میں،خودپرستی اور فساد جگہ لے لیتے ہیں،جو کہ معاشرے کے لئے مہلک زہر ہیں۔

انسانی حقوق ان حقوق کو کہا جاتا ہے جو انسان کو انسان ہونے کی بناپر حاصل ہیں ان حقوق کو بنیادی حقوق بھی کہتے ہیں۔جدید نظریہ قانون کے مطابق انسانی حقوق سے مراد انسان کے وہ تمام حقوق ہیں جو اسے دائرہ قانون میں رہتے ہوئے حاصل ہیں۔

انسانی حقوق کی مختصر تاریخ

انسانی حقوق کا تصور اتنا ہی قدیم ہے جتنا انسان کے خالق اور مالک نے اسے معاشرتی زندگی گزارنے کے لئے ایک ضابطہ حیات آغاز زندگی کے ساتھ ہی عطا کردیا تھا۔پہلے انسان حضرت آدم علیہ السلام کی زندگی میں ہی جب" حق کا مسئلہ پہلی بار پیدا ہوا تواس کے ساتھ ہی یہ حقیقت بھی عیاں ہوگئی کہ انسان محض اپنے قیاس وگمان کی بناپر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ ضابطے کی وجہ سے اس حق کے احترام کا شعور رکھتا ہے۔

[4]. القرآن49:10

Al-Quran 49:10

وَاتۡلُ عَلَيۡهِمۡ نَبَاَ ابۡنَىۡ اٰدَمَ بِالۡحَـقِّ‌ۘ اِذۡ قَرَّبَا قُرۡبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنۡ اَحَدِهِمَا وَلَمۡ يُتَقَبَّلۡ مِنَ الۡاٰخَرِ قَالَ لَاَقۡتُلَـنَّكَ‌ؕ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۲۷﴾ لَئِنۡۢ بَسَطْتَّ اِلَىَّ يَدَكَ لِتَقۡتُلَنِىۡ مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِىَ اِلَيۡكَ لِاَقۡتُلَكَ‌ۚ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۲۸﴾ اِنِّىۡۤ اُرِيۡدُ اَنۡ تَبُوۡۤاَ بِاِثۡمِىۡ وَاِثۡمِكَ فَتَكُوۡنَ مِنۡ اَصۡحٰبِ النَّارِ‌ۚ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيۡنَ‌ۚ ﴿۲۹﴾[5]

اور تم انہیں آدم کے دو فرزندوں کا واقعہ سناؤ، جب ان دونوں نے نذرانہ پیش کیا، تو ایک کی قربانی قبول ہوئی اور دوسرے کی قبول نہیں ہوئی۔ اس نے کہا، "قسم ہے، میں تجھے ہلاک کر دوں گا۔" دوسرے نے جواب دیا، "اللہ صرف ان کی قربانی قبول کرتا ہے جو اس سے ڈرنے والے ہوتے ہیں۔ اگر تو میری جان لینے کے لیے اپنا ہاتھ میری طرف بڑھائے گا، تو میں تجھے مارنے کے لیے اپنا ہاتھ تیری طرف نہیں بڑھاؤں گا، کیونکہ میں اللہ سے ڈرنے والا ہوں، جو پوری کائنات کا مالک ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تیرے گناہ بھی میرے گناہوں کے ساتھ تیرے ہی کھاتے میں شامل ہوں، اور تو جہنم کا مستحق بنے، کیونکہ ظالموں کا یہی عاقبت ہوتا ہے۔

جب حضرت آدم علیہ السلام کے فرزند قابیل نے اپنی نذرانہ کی قبولیت نہ پانے پر اپنے بڑے بھائی ہابیل کو موت کی دھمکی دی، تو ہابیل نے جواب دیا کہ "اللہ تعالیٰ صرف ان لوگوں کی قربانی قبول فرماتا ہے جو اس کا خوف رکھتے ہیں، اور اگر تو نے مجھے قتل کرنے کی کوشش کی تو میں تیرے خلاف ہاتھ اٹھانے سے باز رہوں گا۔ میں رب العزت سے ڈرتا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ میرے اور تیرے گناہ تجھ پر ہی چھوڑ دوں تاکہ تو جہنم کی آغوش میں جائے، کیونکہ ظالموں کے لیے یہی انجام ہوتا ہے۔"

یہ الفاظ صاف بتا رہے ہیں کہ ہابیل کو انسانی جان کے تحفظ و احترام کے متعلق اللہ تعالیٰ کی ہدایات کا علم تھا، وہ جانتا تھا کہ یہ ایک گناہ کا کام ہے اور اس کا مرتکب دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ اس نے محض خوف خدا کی بنا پر اپنی جان دے دی مگر بھائی پر ہاتھ چلانا گوارا نہ کیا۔

تقریباً چودہ صدیاں قبل (9 ذی الحجہ، 10 ہجری مطابق 9 مارچ 631ء)، حجۃ الوداع کے دوران، آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انسانی حقوق کے ایک لازوال منشور کا اعلان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ کسی عرب کو غیر عرب پر اور کسی غیر عرب کو عرب پر کوئی برتری نہیں۔ انسانی جان کی بے جا زیاں حرام قرار دی گئی اور دور جاہلیت کی تمام روایات جو کمزوروں کے حقوق کو نظر انداز کرتی تھیں، کو باطل قرار دیا گیا۔

خطبہ حجۃ الوداع کے تفصیلی مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اقوام متحدہ کی طرف سے منشور شدہ انسانی حقوق کے عالمی منشور سے چودہ صدیاں پہلے اسلام نے ایک جامع اور مفصل منشور انسانوں کی رہنمائی کے لیے پیش کر دیا تھا مگر دنیا اس کو فراموش کر کے بڑی بربادی اور تباہی دیکھ چکی ہے۔[6]

انسانی حقوق کا عالمی منشور

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 10 دسمبر 1948ء کو انسانی حقوق کی عالمگیر دستاویز کی منظوری دی اور اسے سرکاری طور پر جاری کیا، اور تمام رکن ریاستوں سے درخواست کی کہ وہ اپنے شہریوں کو بغیر کسی تفریق کے اس دستاویز میں دیے گئے تمام سماجی، معاشی، اور سیاسی حقوق فراہم کریں اور ان حقوق کی حفاظت کریں تاکہ دنیا بھر میں دیرپا امن قائم ہو سکے اور ترقی و خوشحالی کی راہ ہموار ہو۔ اس منشور کا خلاصہ، جو ایک پیش لفظ اور 30 شقوں پر مشتمل ہے، کچھ اس طرح ہے:

---

5. . القرآن 5:29،28،27

Al-Quran 5 : 27,28,29

6. محمد اعظم چوہدری، سیاسیات نظریات اور اصول، شائع کردہ، غضنفر اکیڈمی پاکستان، سرسید اردو بازار، ناظم آباد نمبر 1، کراچی، جنوری 2015ء، ص 509,508

Muhammad Azam Chouhdri , Siyasiyat Nazriyat aur Asool , Shaya Karda , Ghazanfer Academy Pakistan , Sir Syed Urdu Bazar Karachi Jan 2015 , pg 508,509

پیش لفظ میں اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ "ہر فرد کی عزت واحترام اور بنیادی حقوق کو تسلیم کرنا دنیا میں آزادی، عدل اور امن کی اساس ہے۔" یہ بیان کیا گیا ہے کہ "انسانی حقوق کی حفاظت کو قانون کی سربلندی کے ذریعے انجام دینا ضروری ہے، تاکہ انسانوں کو جبر کے خلاف بغاوت کی طرف دھکیلنے کی نوبت نہ آئے۔"

تمام رکن ممالک نے اعلان کیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے تحت مل کر کام کریں گے، دنیا بھر میں ان حقوق و آزادیوں کی پاسداری خود بھی کریں گے اور دوسروں سے بھی اس کی پاسداری کروائیں گے۔

معاشرتی حقوق

1. ہر انسان آزادی سے پیدا ہوتا ہے اور انہیں محبت اور بھائی چارگی سے ایک دوسرے کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔
2. کسی بھی فرد کو اس کی نسل، رنگ، زبان، مذہب، قومی یا خاندانی حیثیت کی بنا پر کوئی برتری حاصل نہیں ہوگی۔
3. ہر شخص کو اپنی جان، آزادی، اور ذاتی سلامتی کے حقوق حاصل ہیں۔
4. غلامی اور بردہ فروشی کو ممنوع قرار دیا جائے گا۔
5. کسی بھی شخص کو جسمانی اذیت یا بے رحمانہ سزا نہیں دی جائے گی۔
6. ہر فرد کی شناخت کو قانون کی نظر میں تسلیم کیا جائے گا۔
7. قانون کی نظر میں تمام افراد مساوی ہیں۔
8. ہر شخص کو اپنے حقوق کی خلاف ورزی پر مجاز قومی عدالتوں سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہوگا۔
9. کسی بھی فرد کو حکومتی ارادے کے بغیر گرفتار یا جلاوطن نہیں کیا جائے گا۔
10. ہر فرد کے خلاف الزامات پر مقدمہ کی سماعت آزاد اور غیر جانبدار عدالت میں منصفانہ طور پر ہوگی۔
11. کوئی بھی شخص جرم ثابت ہونے تک بے قصور تصور کیا جائے گا اور اسے اپنی صفائی پیش کرنے کا مکمل حق حاصل ہوگا۔
12. کسی بھی شخص کی نجی زندگی، مراسلات، اور گھریلو معاملات میں بلاوجہ مداخلت نہیں کی جائے گی؛ قانون اسے تمام قسم کی مداخلت سے محفوظ رکھے گا۔
13. ہر فرد کو ملک کی حدود میں آزادانہ طور پر نقل و حرکت اور رہائش اختیار کرنے کا حق حاصل ہوگا، اور اسے اپنے ملک چھوڑنے اور واپس آنے کی آزادی ہوگی۔
14. کسی بھی شخص کو سیاسی وجوہات کی بنا پر تکلیف پہنچانے کے نتیجے میں دیگر ممالک میں پناہ حاصل کرنے کا حق حاصل ہے۔
15. کوئی بھی فرد حکومتی مرضی کے بغیر اپنی قومیت سے محروم نہیں کیا جائے گا۔

16. بالغ مرد و خواتین کو نسل، مذہب، اور قومیت کے امتیاز کے بغیر شادی کرنے، ازدواجی زندگی گزارنے، اور نکاح ختم کرنے کے مساوی حقوق حاصل ہوں گے۔

17. ہر فرد کو آزادی فکر، ضمیر، اور مذہب کے مکمل حقوق حاصل ہیں، اور اسے مذہب یا عقیدہ تبدیل کرنے اور مذہبی عبادات بجالانے کی مکمل آزادی ہو گی۔

18. ہر شخص کو اپنے اور اپنے اہل خانہ کی صحت و سلامتی اور بہتر معیار زندگی کا حق حاصل ہو گا؛ بیروزگاری، بیماری، معذوری، بڑھاپا اور روزگار سے محرومی کے حالات میں تحفظ کا حق موجود ہو گا۔

19. ہر فرد کو تعلیم حاصل کرنے کا حق حاصل ہو گا؛ والدین کو اپنے بچوں کے لئے بہتر تعلیمی انتخاب کرنے کا حق ہو گا۔

20. ہر شخص کو قومی ثقافتی زندگی میں شرکت کرنے، سائنس، ادب، اور علمی تصانیف سے استفادہ کرنے کا حق حاصل ہو گا۔

21. ہر شخص کو ایسے سماجی اور بین الاقوامی نظام کا حصہ بننے کا حق حاصل ہے جہاں اس منشور کے تحت عطا کردہ حقوق سے مکمل استفادہ کیا جا سکے۔

22. ہر فرد کو سماجی حقوق حاصل ہیں؛ اپنی آزادی اور حقوق سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے صرف ان حدود کا پابند ہو گا جو دوسروں کی آزادی اور حقوق کی تسلیم اور احترام کرنے کے لئے قانونی طور پر مقرر کی گئی ہوں۔

23. اس اعلان کے کسی بھی حصے کی ایسی تشریح نہیں کی جائے گی جس سے کسی بھی ملک، گروہ یا فرد کو ایسی سرگرمی میں شامل ہونے کا حق ملے جس کا مقصد ان حقوق اور آزادیوں کی نفی کرنا ہو۔

سیاسی حقوق

24. ہر فرد کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی آزادی حاصل ہے۔

25. ہر فرد کو بغیر کسی رکاوٹ کے اجتماعات میں شرکت اور انجمن سازی کی آزادی حاصل ہے۔

26. ہر شخص کو حکومت میں براہ راست یا منتخب نمائندوں کے ذریعے شمولیت کا حق ہے اور اسے آزاد و منصفانہ انتخابات کے ذریعے حکومت تشکیل دینے کا حق حاصل ہے۔

معاشی حقوق

27. ہر فرد کو ملکیت کے حقوق حاصل ہیں اور اسے جبراً اپنی جائیداد سے محروم نہیں کیا جائے گا۔

28. ہر شخص کو معاشی استحکام کا حق حاصل ہو گا اور وہ بین الاقوامی یکجہتی کے ذریعے اپنے اقتصادی، معاشرتی، اور ثقافتی حقوق کو فروغ دے سکے گا۔

29. ہر فرد کو روزگار کے برابر مواقع میسر آئیں گے اور اسے کام کے برابر معاوضہ حاصل ہونے کا حق ہو گا بغیر کسی تفریق کے۔

30. ہر شخص کو آرام اور فراغت کے حقوق حاصل ہیں، اسے مناسب کام کے اوقات، مناسب تنخواہ، اور تعطیلات کی سہولیات دی جائیں گی۔

تبصرہ/جائزہ

اس میں کوئی شک نہیں کہ بنیادی حقوق کی یہ دستاویز بڑی جامع اور قابل قدر ہے۔ اقوام متحدہ نے اس کی منظوری دے کر انسانی وقار اور احترام کو بلند کرنے اور حکومتوں کی من مانیوں کو روکنے کی مخلصانہ کوشش کی ہے۔ انسانوں کو اگر یہ تمام حقوق حاصل ہو جائیں تو دنیا کی ترقی اور خوشحالی میں بے حد اضافہ ہو سکتا ہے۔ جو بین الاقوامی امن و سلامتی کی ضمانت بن سکتا ہے۔

10 دسمبر کو ہر سال دنیا بھر میں "یوم حقوق انسانی" بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔ انسانی حقوق پر بڑی زوردار تقریریں ہوتی ہیں۔ البتہ یہ امر قابل افسوس ہے کہ آج بھی کئی حکومتیں حقوق انسانی کے عالمی منشور کی سفارشات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنے عوام سے ظالمانہ اور وحشیانہ سلوک کر رہی ہیں۔ کوئی بین الاقوامی تنظیم ان حکومتوں کو ظلم و جبر سے روکنے کا اختیار نہیں رکھتی۔ ان حالات میں عالمی حقوق کا یہ منشور جو صرف سفارشات پر مشتمل ہے، محض ایک کاغذی کارروائی دکھائی دیتا ہے۔ اس پر عملدر آمد کرنے کا کسی حکومت کو پابند نہیں کیا جا سکتا۔[7]

اسلام، حقوق اللہ اور حقوق العباد کے توازن پر مبنی دین ہے، جہاں حقوق اللہ کی تعمیل کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی پر بھی خصوصی تاکید کی گئی ہے۔ خصوصاً مومنین کو آپس میں بھائی چارے، محبت، باہمی تعاون، ہمدردی اور ایک دوسرے کی عزت و احترام کرنے کی سختی سے ہدایت دی گئی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: "مسلمان باہم بھائی بھائی ہیں، وہ نہ باہم خیانت کریں نہ جھوٹ بولیں نہ کوئی ایک دوسرے کو رسوا اور شرمندہ کرے، ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کی عزت و آبرو، مال اور خون حرام ہیں۔" (ترمذی)

عزت، آبرو، جان، اور مال کی حفاظت و احترام ہر فرد کا اساسی حق ہے۔ اس حق کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے، خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر حضور ﷺ نے فرمایا: "تمہارے خون، تمہارے اموال اور تمہاری عزت ایک دوسرے کے لئے اس دن، اس شہر، اس ماہ کی حرمت کی طرح حرام ہیں۔"

حرمت عزت و آبرو: ہر مسلمان کی عزت و آبرو قابل احترام ہے اور اس کی حفاظت اس کا بنیادی حق ہے۔ اسلامی اخوت کا تقاضا ہے کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کے اس بنیادی حق کی ادائیگی کرے۔ عزت و آبرو ہر انسان کو جان و مال سے زیادہ عزیز ہوتی ہے اور وہ اس بنیادی حق کی ادائیگی کرے۔ عزت و آبرو ہر انسان کو جان و مال سے زیادہ عزیز ہوتی ہے اور وہ اس معاملے میں بہت حساس ہوتا ہے اس لئے ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ دوسرے مسلمان بھائی کی عزت و آبرو کا اسی قدر احترام کرے اور اس کے تحفظ کے لیے آگے بڑھے، جس قدر وہ اپنی عزت کو محترم اور تحفظ کے قابل سمجھتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ: "جو کوئی مسلمان کو کسی ایسے موقع پر بے یار و مددگار چھوڑے گا جس میں اس کی عزت پر کوئی حرف آتا ہو اور اس کی آبرو جاتی ہو تو خدا بھی اس کو ایسی جگہ بے یار و مددگار چھوڑ دے گا اور جو کوئی ایسے موقع پر مسلمان کی مدد کرے گا تو خدا بھی اس کی مدد کرے گا۔" (مسلم)

عزت سے منافی باتوں سے اجتناب: اسلام تمام ایسی باتوں سے اجتناب کا حکم دیتا ہے۔ جو دوسروں کی عزت و احترام کے منافی ہوں اور اس سے معاشرے میں فساد و بدامنی پیدا ہو۔ دوسروں کا مذاق اڑانا، دوسروں پر طنزیہ و زہر آلود فقرے چست کرنا، پھبتیاں کسنا، برے القابات سے نوازنا، دوسروں کو گالی دینا، بغیر اجازت کسی کے گھر میں داخل ہونا وغیرہ ایسی باتیں ہیں جو دوسروں کی عزت و وقار کے منافی ہیں۔ اور معاشرے میں باہمی تعلقات میں بگاڑ پیدا کرتی ہیں اور معاشرے میں ہیں اور معاشرے میں فساد کرنے کا سبب بنتی ہیں۔

---

[7] ۔ محمد اعظم چوہدری، سیاسیات نظریات اور اصول، ص 215،214،213

Muhammad Azam Chouhdri , pg 213,214,215

حرمت مال

تمام وسائل وذرائع، جن پر انسانی زندگی کا انحصار ہے، اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہیں اور انسان کو ان پر تصرف کرنے کا اختیار عطا کیا گیا ہے۔ اسلام نے حلال ذرائع سے کمائی گئی دولت کے ذریعے انسان کے نجی ملکیت کے حق کو مانا ہے۔[8]

اسلام میں انسانی جان کی اہمیت اور حرمت

قرآن میں انسانی تاریخ کا پہلا قتل کا واقعہ بیان ہوا ہے، جو کہ انسانیت کی پہلی بڑی المناک غم کی داستان ہے، جس میں ایک انسان نے دوسرے کی جان لی۔ یہ واقعہ انسانیت کو یہ سمجھنے کی ضرورت پیدا کرتا ہے کہ ہر انسان کی جان قیمتی ہے اور اس کا احترام ضروری ہے۔ اس واقعہ کے بنیادی مخاطب بنی اسرائیل ہیں۔ اس آیت میں ایک انسان کے قتل کو پوری انسانیت کا قتل قرار دیا گیا ہے، جس سے اس جرم کی شدت اور سنگینی کو بہت موثر طریقے سے واضح کیا گیا ہے۔ اس آیت کی بنیاد پر تمام ادیان اور قومیں اس بات پر متفق ہیں کہ بے گناہ انسانی جان کا زیاں ایک سنگین جرم ہے۔ اسلامی شریعت نے انسانی جان کی حفاظت کے لیے مادی اور معنوی دونوں طرح کی سزائیں مقرر کی ہیں جیسے قصاص و دیت کے ساتھ ساتھ اللہ کی غضب و لعنت کی سزا بھی شامل ہے جس کے اثرات دنیا و آخرت دونوں میں محسوس کیے جاتے ہیں۔ ارشاد خداوندی ہے:

"لَيۡسَ عَلَى الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيۡمَا طَعِمُوۡۤا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوۡا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اَحۡسَنُوۡا‌ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ" ۔[9]

"اور ان لوگوں پر کچھ (گناہ) نہیں ہے کہ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے، جو انہوں نے کھایا، جب تک کہ وہ تقویٰ اختیار کریں اور ایمان والے رہیں اور نیک اعمال کریں، پھر تقویٰ اختیار کریں اور ایمان لائیں، پھر تقویٰ اختیار کریں اور احسان کریں۔ اور اللہ محسنین کو پسند کرتا ہے"۔

ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالی نے اپنے حقیقی بندوں اور اطاعت کرنے والے اہل ایمان کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"وَ الَّذِيۡنَ لَا يَدۡعُوۡنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ لَا يَقۡتُلُوۡنَ النَّفۡسَ الَّتِىۡ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالۡحَـقِّ وَ لَا يَزۡنُوۡنَ‌ۚ وَ مَنۡ يَّفۡعَلۡ ذٰلِكَ يَلۡقَ اَثَامًا" ۔[10]

"اور وہ لوگ جو نہیں پکارتے اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو (بطور الہ)، اور وہ کسی ایسی جان کو قتل نہیں کرتے جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے، سوائے حق کے، اور وہ زنا نہیں کرتے۔ اور جو کوئی یہ کرے گا، وہ گناہ کا سامنا کرے گا"۔

اسلام کا نظریہ حیات اور مقصد حیات

انسان اپنی ذات سے متعلق افراط پر اترتا ہے تو غرور اور تکبر اور سرکشی کی ہوا دماغ میں بھر کر کسی بھی طاقت کو اپنے سے بالاتر نہیں سمجھتا اور فساد فی الارض کا مجسمہ بن جاتا ہے یا پھر تفریط پر اترتا ہے تو اپنی اشرف المخلوقات حیثیت کو ذلیل کر کے درخت، پتھر، آگ، سورج، چاند، ستاروں غرض ہر شے کے سامنے سر جھکا دیتا ہے۔ اسلام نے ان دونوں تصورات کو باطل قرار دیا ہے۔ وہ انسان کا غرور و تکبر توڑنے کے لئے نہایت وضاحت سے بتاتا ہے کہ تمہارا آغاز اور انجام کتنا حقیر ہے اور تمہیں تمہارے دوسرے پل کا پتہ نہیں ہے۔ قرآن مجید کے مندرجہ ذیل مقامات پر انسان کے ان دونوں غلط رویوں کی یوں وضاحت کی گئی ہے۔

---

[8] ایضاً، ص102تا105

Ibid pg 102-105

[9] القرآن5:93

Al-Quran 5 :93

[10] القرآن68:25

Al-Quran 25 :68

"خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ"۔[11]

"اس نے انسان کو ایک نطفہ سے پیدا کیا، پھر اچانک وہ ایک کھلا ہوا جھگڑالو بن جاتا ہے۔"

اسی سورہ مبارکہ میں آگے جا کر فرمایا کہ:

"وَ اللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔاۙ-وَّ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـٕدَةَۙ-لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ" [12]

"اور اللہ نے تمھیں نکالا تمھاری ماؤں کے بطون سے جبکہ تم کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔ اور اس نے تمہارے لیے کان، آنکھیں، اور دل بنائے تا کہ تم شکر کرو۔"

اس تکبر شکنی کے بعد قرآن حکیم انسان کو بتاتا ہے کہ تم بالکل ذلیل وخوار نہیں ہو جیسا کہ تم نے خود کو سمجھ رکھا ہے بلکہ اشرف المخلوقات ہو اور تمھیں تمام موجودات کائنات پر فضیلت و شرف دیا گیا ہے اور تمام کائنات کو تمہارے لیے مسخر کیا گیا ہے۔ ہر کائناتی تخلیق کا مقصد تمہاری خدمت کرنا ہے۔[13]

انسان کو آگاہ کیا گیا ہے کہ تمہاری اصل حیثیت اس کارخانہ کائنات میں خلیفۃ اللہ اور نائب خدا کی ہے۔

: پھر انسان کو آگاہ کر دیا گیا ہے کہ یہ دنیا برتنے کے لئے ہے لیکن بھلے اور برے مناسب اور نامناسب کے امتیاز کے ساتھ اور انسان کو پاک و ناپاک کی حدود کی پابندی کرنی ہو گی۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ۔

الَّذِیْۤ اَحْسَنَ كُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ وَ بَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ[14]۔

"وہی ہے جس نے ہر چیز کو بہترین بنایا جو اس نے پیدا کی، اور انسان کی تخلیق کا آغاز مٹی سے کیا۔"

وَ الَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۔[15]

"اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے، کہتے ہیں: 'اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے بھائیوں کو، جو ہم سے پہلے ایمان لائے، معاف کر دے، اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لئے کوئی کینہ نہ رکھ، جو ایمان لائے۔ اے ہمارے رب! بیشک تو بڑا مہربان، رحمت والا ہے۔"

پھر ساتھ ہی ساتھ انسان پر واضح کر دیا گیا کہ دنیا دار العمل ہے، سعی اور کوشش کی جگہ ہے اور آخرت دار الجزاء ہے اور صرف دنیا میں کئے گئے اعمال پر انجام آخرت منحصر ہے۔ یہ نقطہ نہایت اہم اور وضاحت طلب ہے۔

---

[11] القرآن 16:4
Al-Quran 4 : 16

[12] القرآن 16:78
Al-Quran 16 : 78

[13] عرفان حسن صدیقی، اسلام کی اخلاقی تعلیمات، طابع، رانا اللہ داد خان، مینیجنگ ڈائریکٹر، ناشر، اسلامک پبلیکیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ 13-ای شاہ عالم مارکیٹ لاہور اشاعت اول مئی، 1994 ص 18
Irfan Hassan Siddiqui, Islam ki Ikhlaqi Talimat , Tabia , Rana Allah Dad Khan , pg 18

[14] القرآن 32:7
Al-Quran 7: 32

[15] القرآن 10:59
Al-Quran 10: 59

یہ حقیقت ہے کہ ہماری یہ دنیا عالم طبعی ہے عالم اخلاقی نہیں ہے۔ یعنی جن قوانین پر اس دنیا کا نظام چل رہا ہے وہ جسمانی قوانین ہیں، اخلاقی قوانین نہیں۔ لہٰذا اس دنیا میں انسانی اعمال وافعال کے مکمل اخلاقی نتائج مرتب کرنا ناممکن ہے۔ اخلاقی نتائج نامکمل طور پر صرف اس حد تک تشکیل پاتے ہیں کہ کائنات کے جسمانی قوانین ان کی اجازت دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر، قاتل کے فعل کے اخلاقی نتائج اس کا سراغ لگانے کے لیے طبعیات کے قوانین پر منحصر ہیں۔ اگروہ مددگار نہ ہوں تو آخر سے کوئی اخلاقی نتیجہ قائم نہیں کیا جا سکتا۔ کیا قاتل کو قتل کرنا مکمل اخلاقی نتیجہ ہے؟

ہرگز نہیں مقتول کے گھر والوں کی رہتی زندگی تک مشکلات وتکالیف کا اندازہ کر کے آپ خود ہی اس کا جواب دے لیں۔

یہ سب اس لیے ہے کہ دنیا عذاب کے لیے نہیں ہے۔ اس سزا کے لیے ایک اور دنیا کی ضرورت ہے جس میں ہماری دنیا کے برعکس اصول طبعی قوانین نہیں ہیں بلکہ اخلاقی قوانین حکمران ہیں اور قوانین اخلاقیات کے خادم ہیں۔ انسان کے لیے جزا کا دارومدار اچھے اور برے اعمال کرنے سے نہیں بلکہ اس کی نیت پر منحصر ہوتا ہے۔ یہ ہی عین کا تقاضا تھا جس کو رب عادل نے پورا کر دیا اور اعلان فرمادیا کہ دینوی اعمال کا بدلہ تمہیں آخرت میں ملے گا۔ دنیا میں بھی ملے گا لیکن اگر دنیا ہی میں ہر ایک کو مل جائے تو پھر آزمائش وامتحان کے تقاضے پورے نہیں ہو سکتے کیونکہ ہر برے کو اگر اس کی برائی کا بدلہ دنیا میں ہی ملنے لگے تو برائی کون کرے گا۔ شیطان کا تو پورا کارخانہ ہی ٹھپ ہو جائے۔ اس دینوی آزمائش وامتحان میں عدل کے تقاضے پورے کرنے کے لئے حق تعالیٰ عزوجل نے انسان کو صالح فطرت دی۔ کائنات میں ہر طرف پھیلی ہوئی آیات کے ذریعے حق کو واضح کیا۔ اقوام غیر کے برے انجام کو واضح کر دیا اور سب سے بڑھ کر انبیائے کرام اور کتب الٰہی کے ذریعے حق کو باطل سے بلکل واضح کر دیا۔[16]

انصاف کے حصول میں حائل مشکلات:

انسانی نفسیات میں ہمیشہ متضاد خواہشات کی جنگ ہوتی رہتی ہے، جس کی بنا پر بعض افراد قوت میں اضافہ کر کے دوسروں کے حقوق پامال کر دیتے ہیں اور انہیں ناداری وناخواندگی کے گھپ اندھیروں میں دھکیل دیتے ہیں۔ یہ افراد دولتمند طبقات کے لیے مال ودولت جمع کرنے اور ان کی حکمرانی کو مستحکم بنانے کا ذریعہ بن جاتے ہیں، اور مظلوموں کو مسلسل استحصال کی چکی میں پستے دیکھتے ہیں۔ اس صورتحال کو قرآن کریم نے فرعون کی مثال دے کر بیان کیا ہے:

"إِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعًا يَسْتَضْعِفُ طَائِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ أَبْنَاءَهُمْ وَيَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ ۚ إِنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ"۔[17]

"بیشک، فرعون زمین میں غالب آیا اور اس کے لوگوں کو گروہوں میں بانٹ دیا، ان میں سے ایک گروہ کو کمزور بنایا، ان کے بیٹوں کو ذبح کرتا اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھتا تھا۔ بیشک، وہ فسادیوں میں سے تھا۔"

ہر دور اور ہر معاشرے میں، چاہے وہ کوئی خطہ ہو یا علاقہ، مختلف اسباب کی بنا پر ناانصافیاں اور برائیاں جنم لیتی رہتی ہیں۔ آج کا معاشرہ بھی ہر طرح کی خامیوں، برائیوں، اور ظلم وزیادتی کا گڑھ بن چکا ہے۔ ایک جانب تو زمینداروں، مفاد پرست کاروباریوں اور سیاسی حکمرانوں کی وجہ سے انسانیت کراہتی اور تڑپتی نظر آتی ہے، دوسری جانب ہر مقام پر، چاہے وہ گھر ہو یا سب سے بڑی عدالتیں، ظلم وستم کی کہانیاں بکھری پڑی ہیں۔ ہر جگہ عدل وانصاف کی پامالی دیکھی جا سکتی ہے،

---

[16] عرفان حسن صدیقی، اسلام کی اخلاقی تعلیمات، طابع، رانا اللہ داد خان، مینیجنگ ڈائریکٹر، ناشر، اسلامک پبلیکیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ 13-ای شاہ عالم مارکیٹ لاہور اشاعت اول مئی، 1994ص21

Irfan Hassan Siddiqui, Islam ki Ikhlaqi Talimat , Tabia , Rana Allah Dad Khan , pg 21

[17] القرآن 4:28

Al-Quran 28 : 4

اور معاشرے کے ہر حصے میں برائیاں پروان چڑھتی نظر آتی ہیں۔ ظلم، قتل، لوٹ مار، دھوکہ دہی، منافقت، فرقہ واریت، حسد، دشمنی اور ناجائز قبضے جیسی ہر نوعیت کی برائی موجود ہے۔ایسی پریشان کن حالت ہمارے ملک کے باشندے آج بھگت رہے ہیں۔اثر ورسوخ والے افراد عدالتوں پر اپنا دباؤڈالتے ہیں، جبکہ اسلام عدل وانصاف میں کسی جھکاؤ یا اثر کو قبول نہیں کرتا۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ وہ عادل ہے اور عدل کو پسند کرتا ہے:

"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ"۔[18] "بیشک، اللہ انصاف اور احسان کا حکم دیتا ہے۔"

ان شخصیات کو جو اقتدار کی کرسیوں پر براجمان ہوں، یہ سمجھنا ضروری ہے کہ حکمرانی اور اختیار کی زمین اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک بھاری امانت ہے اور حقیقی طاقت محض اُسی کے پاس ہے۔ یہ زندگی فانی ہے اور ایک روز اس کا اختتام ضرور ہوگا۔ دنیا کے جاہ وحشم اور عیش وعشرت میں گم ہو کر حکمران اکثر خود غرضی کے پیروکار اور ظالم بن جاتے ہیں، جس کے نتیجے میں ناانصافی، زیادتی اور میرٹ کی پامالی جیسی خرابیاں جنم لیتی ہیں۔اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ ذمہ داری اس لئے دی ہے کہ وہ خدمت گار بن کر عوام کی فلاح وبہبود کا کام کریں، اللہ کے احکام کو عملی جامہ پہنائیں اور ملک میں عدل وانصاف کو بڑھاوا دیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ کی دی ہوئی عوام کی دیکھ بھال کی ذمہ داری میں خیانت کرے، تو وہ جنت کی مہک کو بھی محسوس نہ کر سکے گا۔ آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جو کوئی رشتہ داری کو بنیاد بنا کر کسی کو کسی عہدے پر مقرر کرے، اس پر اللہ کی لعنت ہوگی، نہ اس کا صدقہ قبول ہوگا اور نہ ہی سفارش، یہاں تک کہ وہ دوزخ میں داخل ہو جائے۔[19]

عدالتی نظام

عدالتوں کے معزز جج صاحبان اکثر بلا تفریق اور بے لاگ انصاف کی بجائے تردد اپناتے ہیں۔ پاکستان کی تاریخ میں ایسے ججز گزرے ہیں جنہوں نے عمر بھر شاید ہی کوئی فیصلہ سنایا ہو، اور وہ صرف سماعت کی تواریخ مقرر کرنے کا عمل دہراتے رہے، جس کی بناء پر ان کا تبادلہ ہوتا رہا اور نئی جگہ بھی وہ وقت گزاری کر کے نکل جاتے ہیں۔ کچھ ججز رشوت اور سفارش کی بنیاد پر بھی فیصلے دیتے ہیں، کچھ حکومتی دباؤ میں آکر، جبکہ کچھ مجرمانہ دھمکیوں کے آگے جھک جاتے ہیں۔ عدلیہ میں ایک خرابی یہ بھی ہے کہ وکلا اکثر احتجاجی رویہ اپناتے ہیں، اور کچھ وکلا فریقین سے مالی فائدہ اٹھا کر انصاف کے عمل کو روک دیتے ہیں، جس سے اصل حقدار حق سے محروم رہ جاتا ہے۔ انصاف میں تاخیر انصاف کے قتل کے مترادف ہے، ہمارے ملک میں مقدمات کئی دہائیوں تک چلتے ہیں، جس دوران مدعی اپنی موت کو پہنچ جاتا ہے اور زندگی بھر انصاف سے محروم رہتا ہے۔ بعض اوقات، گواہ صحیح شہادت دیتے ہیں، لیکن اکثر قوی دھمکیوں کے ڈر سے گواہی دینے سے کتراتے ہیں کیونکہ انہیں بھی جان کی دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ جھوٹی گواہی، جعلی دستاویزات، رشوت، سفارش اور دھونس دھمکی کے ذریعے کچھ مجرم دوسروں کا حق مارتے ہیں۔ پولیس کی کارکردگی غیر تسلی بخش ہے، اور یہ افسوسناک ہے کہ ہمارے ملک کی پولیس کے زیادہ تر اہلکار مجرموں کے ساتھ ملے ہوتے ہیں، انہیں تحفظ دیتے ہیں اور جرم میں شریک ہوتے ہیں، جس سے حقیقی حقدار کو اس کا حق نہیں ملتا۔

---

[18] القرآن 90:16

Al-Quran 16 :90

[19] حاکم المستدرک ص 271

Hakim Al - Mustadrik pg 271

نجات کی کیا صورت ہو سکتی ہے:

اگر ان خرابیوں کی اصلاح نہ کی گئی تو انسانیت کی تباہی قریب ہے، جیسے اگر کسی بستی میں گندگی بڑھتی جائے اور اس کی صفائی کا کوئی مناسب انتظام نہ ہو، تو جلد ہی وہاں مہلک بیماریاں پھیلنے لگیں گی جس سے پوری آبادی کو خطرہ ہو سکتا ہے۔ اسی طرح، اگر معاشرتی اور عدلیہ کی خرابیوں کو دور نہیں کیا جاتا تو پوری انسانیت اپنی شناخت اور وقار کھو دے گی۔ انسانیت کی بقاء اور اس کے تحفظ کے لئے انسانی خدمت اور ظلم کی مخالفت ضروری ہے، جیسا کہ قرآن میں جہاد کے ذریعے بیان کیا گیا ہے کہ معاشرے میں عدل و انصاف کی استقرار کے لئے کوشش ضروری ہے۔ یہ جدوجہد ہر فرد کی ذمہ داری ہے۔ حکمرانوں کو چاہیے کہ وہ عدل و انصاف کے بلند معیار قائم کریں اور عوام کے حقوق کی حفاظت کریں۔ عدالتی ججوں کو رشوت، سفارش، جھوٹی گواہی، جعلی دستاویزات، اور پولیس کی غیر قانونی کارروائیوں کو ختم کر کے ہر شخص کو بلا امتیاز اور بے لاگ انصاف فراہم کرنا چاہیے۔ انصاف کی فراہمی میں تاخیر نہ کی جائے، وکلاء کو اپنے پیشے کی سچائی و اخلاص سے عمل کرنا چاہیے اور مقدمات کو حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ وکلاء کو مناسب فیسیں مقرر کرنی چاہیے تاکہ غریب افراد بھی انصاف حاصل کر سکیں۔

معاشرتی اصول وضوابط اخلاق

انسان صرف ایک اصول ہی اپنا لے تو میرے خیال میں انسان ہر قسم کے معاشرتی، تمدنی، سیاسی خانگی زندگی کے فساد ختم ہو سکتے ہیں۔ اگر انسان صرف یہ سوچ لے کے اگر ان معاملات میں اگر وہ اس کی جگہ پر ہوتا تو کیسے سلوک کرتا؟ اگر یہ معاملہ وسلوک متوقع رکھتے ہوئے جو تم چاہتے ہو وہی اگر دوسروں کے لئے بھی وہی سوچ رکھو تو اس طرح حقوق العباد کی بھی پامالی نہیں ہو گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"وَ لْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۪ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا"

"اور چاہیے کہ ڈریں وہ لوگ، جنہوں نے اپنے پیچھے کمزور اولاد چھوڑی ہو، جن کے بارے میں وہ خوفزدہ ہیں۔ پس انہیں چاہیے کہ اللہ سے ڈریں اور صحیح بات کہیں۔"[20]

"وَ اِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَ لَبِئْسَ الْمِهَادُ" ۔[21]

"اور جب اس سے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈر، تو اسے گناہ کی بنا پر غرور آلیتا ہے۔ پس اس کے لیے کافی ہے جہنم، اور وہ بدترین آرام گاہ ہے۔"

اسلامی تعلیمات کے مطابق، تمام انسان برابر ہیں اور کوئی بھی اپنی دولت یا نسل کی بنیاد پر فخر نہیں کر سکتا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق، فتح مکہ کے دن، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طواف کے بعد ایک خطبہ دیا، جس میں فرمایا: "اللہ کا شکر ہے کہ اس نے جاہلیت کے فخر اور تکبر کو تم سے دور کر دیا۔ اب تمام انسان صرف دو قسموں میں بانٹے جا سکتے ہیں: ایک وہ نیک اور متقی جو اللہ کے نزدیک عزت والے ہیں، اور دوسرے وہ فاجر اور شقی جو اللہ کے نزدیک ذلیل و حقیر ہیں۔" اور اس کے بعد آپ نے قرآن کی ایک آیت کی تلاوت فرمائی۔

"يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ" ۔[22]

---

[20]. القرآن4:9

Al-Quran 4: 9

[21] القرآن2:206

206:2Al-Quran

[22] القرآن13: 49

Al-Quran 48 : 13

" اے انسانو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے تخلیق کیا اور تمہیں مختلف قوموں اور قبائل میں تقسیم کیا، تاکہ تم ایک دوسرے کو شناخت کر سکو۔ یقیناً اللہ کی بارگاہ میں تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ تقویٰ والا ہے۔ بے شک، اللہ علیم و خبیر ہے۔"

خلاصہ بحث

اس کائناتی ورکشاپ میں، انسان سب سے زیادہ اہم اور فعال جزو ہے۔ یہ کائناتی میدان میں ہونے والے ہر نوع کے واقعات، نئی نئی خوبصورتیوں کی تخلیق، اور رنگ و بو سے بھرپور دنیا کے ہر منظر انسان کی موجودگی کی محیر العقول داستانیں ہیں۔ انسان کو "خلیفۃ اللہ فی الارض" کہا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی آزادی محدود ہے، وہ ایک نائب اور محکوم ہے۔ اسلام، جو کہ ایک عالمگیر اور فطری دین ہے، آپ ﷺ کی رحمت نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام بشریت کے لیے تھی۔ آپ ﷺ نے میثاق مدینہ کے ذریعے اُس وقت غیر مسلموں کے حقوق، مذہبی آزادی اور قانونی مساوات کو تسلیم کیا جب دنیا میں ایسے تصورات کا کوئی وجود نہیں تھا۔ محسن انسانیت کی تعلیمات محبت، امن، صبر، رواداری، انسانی عزت، خدمتِ انسانیت، اور مفاہمت پر مبنی ہیں۔ اسلام کا مطالعہ کرنے سے نہ صرف انسانیت کی اہمیت اور حرمت کا پتہ چلتا ہے بلکہ انسانی خدمت کے احساس کی بھی تجدید ہوتی ہے۔ انسان کو بغیر کسی تفریق کے برابری کا حق دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو عزت دی ہے، ہر انسان کی حفاظت کو دین کی بنیاد قرار دیا ہے، ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کے قتل کے برابر ہے، انسانیت کے لئے پرامن ماحول کی فراہمی کے لئے شجرکاری کی ترغیب دی گئی ہے، یتیموں، مسکینوں، اور محتاجوں کی ضروریات کو پورا کرنے کو دین کی تکمیل قرار دیا گیا ہے، بیواؤں کے ساتھ حسن سلوک کو پسند کیا گیا ہے، اور بھوک اور فقر سے نجات دلانے پر جنت کی بشارت دی گئی ہے۔ اس طرح، اسلام کی خدمت انسانیت کا تصور ہر رنگ و نسل اور ذات پات کی تمیز کے بغیر ہے، اور مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ دوسرے انسانوں کو اللہ کی مخلوق سمجھ کر ان کی مدد اور خدمت کریں، کیونکہ یہی اسلام، قرآن اور سیرت طیبہ ﷺ کی اصل روح ہے۔

نتیجہ

☆ صبر یہ ہے کہ انسان پورے اطمینان قلب کے ساتھ راہ حق میں پیش آنے والی مشکلات و مصائب کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کرے۔ حالات سے مایوس ہونے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی نصرت پر بھروسہ اور اس کے وعدوں پر یقین رکھے۔

☆ اسلام اخوت و مساوات کا مذہب ہے اخوت و مساوات اسلامی معاشرے کے استحکام کا لازمی عنصر ہے۔ دین اسلام کے ماننے والوں میں جو اخوت و مساوات پائی جاتی ہے وہ دنیا کے کسی اور مذہب میں نہیں پائی۔ قرآن و حدیث میں تمام مسلمانوں کو بھائی بھائی قرار دیا گیا ہے اور سوائے تقویٰ کی فضیلت کے کسی پر کوئی اور فضیلت حاصل نہیں تمام مسلمان برابر ہیں خواہ وہ کسی رنگ و نسل یا زبان و وطن سے تعلق رکھتے ہوں۔

☆ عالمگیر معاشرے کی بنیاد، انسانی معاشرے کی اصل بنیاد و مساوات اور عدل و انصاف پر ہے اگرچہ انسان نے سائنس کی بدولت آج حیرت انگیز ترقی کر لی ہے لیکن ہر قوم کا خدا الگ ہے۔ بنی نوع انسان انتشار اور تفریق کا شکار ہے رنگ و نسل اور لسانی بنیادوں پر قائم قوم پرستی کے جذبات پوری انسانیت کے لیے کسی خطرہ سے کم نہیں ہیں جس کے نتائج اس صدی کے دوران پوری دنیا جنگ اول و دوم کی صورت میں دیکھ چکی ہے۔ ایک عالمگیر اور پرامن معاشرے کا خواب اس وقت تک شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا جب تک انسانی معاشرے رنگ و نسل اور زبان وطن کی بنیاد پر قوم پرستی کے جذبات سے چھٹکارہ حاصل نہیں کرتے۔

☆ تقویٰ کا مطلب ہے نیک اعمال انجام دینا اور برائیوں سے پرہیز کرنا، اس یقین کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ انسان کے ہر عمل، چاہے وہ ظاہری ہو یا پوشیدہ، کو دیکھ رہا ہے۔ اور انسان کو ان اعمال کا حساب بھی دینا پڑے گا۔ جب تک یہ یقین و اعتماد پختہ نہ ہو انسان کے اندر تقویٰ اور پرہیزگاری پیدا نہیں ہو سکتی یہ یقین جس کی ادائیگی اس یقین کو مزید پختہ کر دیتی ہے جس کے نتیجے میں انسان اپنی بقیہ زندگی متقی و پرہیزگار بن کر گزارنے کی کوشش کرتا ہے۔

سفارشات : اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق اپنی عبادت کے غرض سے کی ہے۔عبادت،اللہ کی بندگی اور اس کے اوامر کی پابندی کا نام ہے؛یعنی انسان کو اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہونا چاہیے اور اس کی عظمت کا اعلان کرنا چاہیے۔انسان کی زندگی کو اللہ کے احکامات کے مطابق گزارنا ہے،جو کہ اس کی زندگی کا اصل مقصد ہے۔اسی مقصد کے لیے انسان کا ہر سانس،جینا اور مرنا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)